Regd. No. L. 5254 ــــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــــ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی اَن یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل ربوہ
فی پرچہ ۲؍

یوم:- سہ شنبہ ★ ۱۲ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۸ امان ۱۳۳۴ھش ★ ۸ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب نے آج پھر معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں بازو کی حس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ترقی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۷ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۶ مارچ بوقت ساڑھے دس بجے قبل دوپہر۔ الحمد للہ رات حضور کو سکون کی نیند آ گئی۔ صبح ٹمپریچر ۹۷.۸ تھا۔ اور بلڈ پریشر ۱۱۲ تھا۔ عام طبیعت صبح بہتر تھی۔ بازو کی حس کی حالت بدستور پہلے جیسی ہے۔

۶ مارچ بوقت ۷ بجے شام۔ الحمد للہ آج دن بھر حضور کی عام طبیعت بہتر رہی۔ شام کے وقت ٹمپریچر ۹۸.۲ اور بلڈ پریشر ۱۲۲ تھا۔ بازو کی حالت میں خفیف سا فرق ہے۔ یعنی اس کی حس اور طاقت میں قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ ترقی بہت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔

۷ مارچ بوقت ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر۔ رات حضور کو نیند اچھی آ گئی۔ صبح طبیعت اچھی تھی۔ کرنل الٰہی بخش صاحب صبح لاہور سے تشریف لائے اور معائنہ کیا ان کے خیال میں بازو کی حس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ترقی ہے۔ آج حضور کو تقریباً نصف گھنٹہ کے لئے کرسی پر بھی بٹھایا گیا۔ اور چند قدم چلایا بھی گیا۔ صبح ٹمپریچر نہیں تھا ــــــ احباب حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی تقریب سعید

ربوہ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۵۵ء بروز اتوار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صاحبزادی امۃ المجید بیگم صاحبہ اور میجر رفیع الزمان خانصاحب پسر جناب رفیع الزمان خانصاحب ڈاک خانہ قائم گنج یو۔پی حال ۱۲ انفنٹری بریگیڈ (سیالکوٹ) کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ ربوہ کے صحابہ کرام ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ و وکلاء صاحبان تحریک جدید و دیگر کثیر التعداد احباب نے شمولیت فرمائی۔

سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے علالت کے باوجود فریقین کو اپنے کمرے میں بلا کر دس ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور دعا فرمائی۔ چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ڈاکٹری مشورے کے ماتحت سیڑھیاں چڑھنا منع تھا۔ اس لئے آپ کی جگہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے نے ایجاب قبول کیا

ازاں بعد تین بجے بعد دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے اپنے مکان پر قرآن مجید کی تلاوت اور درثمین کی ایک دعائیہ نظم کے بعد تمام حاضر احباب کی معیت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے نیز اس رشتے کے دین و دنیا اور ظاہر و باطن اور حال و مستقبل میں بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے لمبی دعا کرائی۔ جس کے بعد برات جس میں بعض غیر احمدی معززین اور فوجی افسر بھی شامل تھے۔ سیالکوٹ کے لئے واپس روانہ ہوئی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر دونوں خاندانوں کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور صحابہ کرام دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے ساتھ دل سے شریک ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دین و دنیا اور ظاہر و باطن اور حال و مستقبل میں بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

کوئی قوم علیحدہ رہ کر اپنی ہستی کو برقرار نہیں رکھ سکتی
وزیر اعظم کے عشائیہ میں اردن کے شاہ حسین کی تقریر

کراچی ۷ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ آجکل کوئی قوم علیحدہ رہ کر اپنی ہستی کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ کل رات وزیر اعظم جناب محمد علی نے ان کے ایران کی والدہ محترمہ ملکہ زین الشرف کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا تھا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے شاہ حسین نے امن پسند ممالک کے درمیان تعاون پر بے حد زور دیا۔ آپ نے فرمایا آجکل دنیا ایک عظیم بحران سے دوچار ہے لیکن باہمی تعاون کی مدد سے اس پر قابو پانا مشکل نہیں ہے۔ نئی ایجادات کے ذریعہ وقت اور فاصلے کے عناصر پر اس طرح کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے کہ اب مقاصد کی یکسوئی اور باہمی مفاد کے لئے قوموں اور ملکوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا پہلے کی نسبت کہیں زیادہ آسان ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے اردن اور پاکستان کے مشترکہ مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ دونوں پختہ یقین اور عزم کے ساتھ ترقی کی منزل پر گامزن رہینگے

مصر، شام، اور سعودی عرب، نئی دفاعی تنظیم کے منصوبے پر متفق ہوگئے
اس کے تحت عربوں کی سیاسی اور اقتصادی حالت کو بھی مستحکم بنایا جائیگا

دمشق ۷ مارچ۔ مصر، شام اور سعودی عرب نے اعلان کیا ہے کہ عرب ملکوں کی سیاسی اقتصادی اور فوجی حالت کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے تینوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے تحت یہ ملک اپنی دفاعی افواج کے لئے ایک متحدہ کمان بنانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس امر کا اعلان کل قومی رہنمائی کے مصری وزیر صلاح سالم اور شام کے وزیر خارجہ خالد العظم کے ریاض سے دمشق واپس پہنچنے پر کیا گیا ان دونوں عرب رہنماؤں نے وہاں عربوں کی مشترکہ دفاعی تنظیم کے بارے میں شاہ سعود سے مشورہ کیا تھا۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ دفاعی کمان میں شریک ہونے والوں کو ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اسی طرح وہ کسی اور ملک سے بھی کوئی دفاعی سمجھوتہ نہیں کر سکیں گے۔ تاوقتیکہ تمام شریک ملک اس پر متفق نہ ہو جائیں۔ میجر صلاح سالم اور خالد العظم اب حکومت لبنان سے مجوزہ دفاعی کمان کے سمجھوتے پر بات چیت کرنے کے لئے بیروت جا رہے ہیں۔

۴ کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے۔

عارضی صلح کے مخلوط کمیشن کی طرف سے اسرائیلی حملے کی مذمت

نیویارک ۷ مارچ۔ عارضی صلح کے مخلوط کمیشن نے مصری چوکی پر اسرائیل کے حملے کی مذمت کی ہے۔ اس حملے میں ۴۰ کے قریب مصری ہلاک ہوئے تھے کل کمیشن کے اجلاس میں مسٹر گیلا اسرائیل کا جوابی الزام مسترد کر دیا گیا۔ کہ مصری سپاہیوں نے اسرائیلی کے علاقے پر گولیاں برسائی تھیں۔ کمیشن نے کہا کہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ اسرائیل کی دو پلٹنیں مصری علاقے میں داخل ہو کر دو میل اندر تک چلی گئیں۔ اور مصری چوکی پر حملہ کیا۔ کمیشن نے اس اقدام کو وحشیانہ کارروائی قرار دیا۔

★ قاہرہ ۷ مارچ مصر میں پاکستان کے سفیر جناب تفضل علی نے کل لیبیا میں پاکستانی سفیر کی حیثیت سے شاہ ادریس سنوسی کو

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۵ء

تجارتی معاملات میں دیانت

پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کپڑے کے بیوپاریوں کی انجمن کے سالانہ اجلاس میں بیوپاریوں کے سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"ہمارے اقتصادی نظام کی خامیاں اس قسم کی ہیں۔ کہ ان سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ . . . . جب حکومت تجارت میں مداخلت کرتی ہے۔ تو اس کا مقصد تاجروں کو ناکام بنانا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس لئے کنٹرول کرتی ہے۔ کہ اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ کثیر افراد کو رسد اور طلب کے عدم توازن کے بوجھ سے بچانا چاہتی ہے۔"

پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ اور اسے اشیاء ضروریہ میں خود مکتفی ہونے کے لئے وقت درکار ہے۔ اگرچہ کامل طور پر کوئی ملک ہر امر میں خود مکتفی نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی جس ملک کے اکثر لوگ محنتی، محب وطن اور دیانتدار ہوتے ہیں اکثر وہ اپنی ضروریات زندگی حتی الوسع خود پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کپڑے کی صنعت ہی کو لیجئے۔ پاکستان میں روئی کی کمی نہیں۔ لیکن روئی سے کپڑا تیار کرنے اور عوام تک پہنچانے تک کئی ایسے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں کہ جن پر ابھی ہم قابو نہیں پا سکتے۔ مشینری جو ان مراحل میں ضروری ہے اس پر ہماری براہ راست دسترس نہیں۔ اس لئے لازمی ہے کہ لاگت زیادہ آئے۔ دوسری طرف عوام کی قوت خرید نہایت کمزور ہے۔ اس لئے جو لوگ کپڑا تیار کرتے ہیں۔ اور جو لوگ دیسی کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ دونوں کے لئے حقیقی مشکلات ہیں۔ مگر بسا اوقات نفع اندوزی عدم توازن کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لئے حکومت کو مداخلت کرنا پڑتی ہے اور کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔

یہ تکالیف بڑی حد تک دور ہو سکتی ہیں اگر ملوں والے تاجر اور عوام حقیقی قومی جذبہ اور قربانی کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ کوئی ملک اپنے شہریوں کی قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اگر ہم میں کم از کم تجارتی معاملات میں دیانت پیدا ہو جائے۔ تو حکومت کو بھی کم از کم مداخلت کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ یورپ کے اکثر ممالک نے اس لئے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ ان لوگوں میں تجارتی دیانت اور اصول پسندی کا مادہ موجود ہے۔ بے شک وہاں بھی کالی بھیڑیں ہوتی ہیں۔ مگر ان کی صورت استثنائی ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں "دیانتداری بہترین پالیسی ہے" کا جذبہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔

خدمتِ خلق

یورپ میں بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ ایک انسان نے کسی نیک کام کا تہیہ کیا ہے۔ اور رات دن اس فکر میں لگ گیا ہوتے ہوتے وہ کام اتنی وسعت اختیار کر گیا۔ کہ قوم کی قوم اس سے متمتع ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض ایسے کام اس طرح شروع کئے گئے ہیں کہ جو اب عالمگیر حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ مگر شروع میں اس کا خیال صرف ایک یا چند آدمیوں کے دلوں میں ہی اٹھا۔ اور لگاتار محنت سے اس میں اتنی کامیابی حاصل کی کہ اس کے افادہ سے قومیں متاثر ہوئیں۔ چنانچہ حبشی غلاموں کی تجارت کو بند کرنے اور پھر دنیا سے غلامی کا استیصال کا خیال پہلے چند دلوں میں پیدا ہوا۔ ۱۷۸۷ء میں لنڈن میں ایک سوسائٹی بنائی گئی۔ جس کے حقیقی ارکان صرف دو تھے۔ جن کے نام تھامس کاروکسن اور مسٹر گرینول شارپ تھے۔ اگرچہ ان لوگوں کے راستہ میں بڑی مشکلات درپیش ہوئیں مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ حبشی غلاموں کی تجارت ختم ہو چکی ہے۔ اسی طرح یورپ میں تعلیم کو عام کرنے اور دوسرے نیک کام کسی شخص نے شروع کئے۔ مگر آخر وہ عام ہو گئے۔

ایک تازہ مثال برطانوی فوج کے ایک سارجنٹ مسٹر پی گرین نے پیش کی ہے۔

۱۹۵۱ء میں سارجنٹ گرین کوریا کی لڑائی میں شامل ہوا تھا۔ ایک روز وہ وہاں کا یتیم خانہ دیکھنے گیا۔ اور ننھے معصوم بچوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ اور وہ ان کے لئے خوراک اور مٹھائیاں لے جانے لگا۔ مگر اس سے اس کی تسلی نہیں ہوئی۔ جب وہ انگلستان آیا۔ تو اس نے اپنے خاندان کے سامنے یہ سکیم پیش کی کہ ان بچوں کو انگلستان لا کر پرورش کی جائے اب ایک سوسائٹی قائم ہوگئی۔ جس میں ایک ڈاکٹر ایک نرس ایک کسان ایک جنک کا منیجر اور اس کی اہلیہ ایک پادری ایک ماہی گیر اور ایک ریڈیو کا نمائندہ شامل ہیں۔

ابتدائی پروگرام یہ ہے کہ ۲۷ یتیم بچے ۲ نئے ماحول میں پرورش کئے جائیں۔ اور ان کی پرورش اس طرح کی جائے۔ کہ وہ اپنے ہولناک ماضی کو بھول کر خوشگوار مستقبل کے لئے پروان چڑھ سکیں۔

یہ ایک معمولی مثال ہے کہ زندہ قوموں کے افراد کس طرح خدمت خلق کے کام تلاش کر لیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

اور

دوستوں کو دُعا کی تحریک

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی رپورٹ باقاعدہ الفضل میں چھپ رہی ہے۔ اور جماعت کے مخلصین دعاؤں اور صدقہ وخیرات میں مصروف ہیں۔ لیکن حضور کی بیماری کے بعض پہلو ایسے ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر اس سے زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو جماعت کے احباب اس موقعہ پر کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے ماتحت بیماری کا حملہ چند گھنٹے کے اندر اندر بڑی حد تک صاف ہو گیا۔ اور حضور خدا کے فضل سے ہوش وحواس میں ہیں۔ اور باتیں بھی کرتے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ بیماری کے مندرجہ ذیل اثرات ابھی تک قائم ہیں۔ اور ان کا قائم رہنا طبعاً فکر پیدا کر رہا ہے مثلاً

(۱) بائیں بازو پر فالج کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ اور گو حضور اس بازو کو حرکت دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ حرکت مکمل نہیں ہے۔ اور جسم کے اس حصے کی حس بھی ابھی تک پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔

(۲) حضور کے اعصاب پر بھی کافی اثر باقی ہے

(۳) اور کچھ اثر حافظہ اور پہچان پر بھی ہے۔

ان اثرات کا جاری رہنا یقیناً فکر پیدا کرتا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی صحت کی بحالی کے لئے بیش از بیش توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں۔ حضور کی خلافت کے متعلق اللہ تعالےٰ کی خاص بشارات کا پایا جانا اور پھر حضور کے کاموں کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح خاص نصرت اور تائید کے ساتھ نوازا ہے اس کا یہ تقاضہ ہے کہ جماعت اس موقعہ پر نہایت توجہ اور الحاح کے ساتھ دعاؤں میں حصہ لے اور خدا تعالےٰ کے فضل ورحمت کی جاذب بنے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء

مختلف مقامات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

احمد نگر

جماعت احمدیہ احمد نگر نے حضور کی علالت کی اطلاع ملتے ہی اجتماعی دعا کی۔ دعا کے بعد صدقہ کی تحریک کی گئی۔ دوستوں نے چندہ جمع کر کے مبلغ چالیس روپیہ کا بکرا صدقہ دیا

محمد عبد اللہ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر

حافظ آباد

حضور کی علالت کی اطلاع ملتے ہی فوری طور پر ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرا کر غربا میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ اور بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ حافظ آباد میں اجتماعی دعا کے بعد کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے ۲۶/۲/۵۵ کو صبح چھ بجے ایک دنبہ بطور صدقہ مزید دیا گیا۔ دعاؤں کا سلسلہ التزام سے جاری ہے۔ حکیم محمد لطیف مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان حافظ آباد

چک ۸۴ ضلع لائلپور

حضرت امیر المومنین کی بیماری کا پڑھ کر جماعت کے دوستوں کو سخت صدمہ پہنچا فوراً جماعت کو اطلاع دی گئی۔ اور چندہ جمع کر کے ایک بکرا ذبح کر کے تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کی گئی۔ عبد الرحمٰن قادیانی سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۲۷ فروری ۱۹۵۵ء کو صبح دس بجے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ کہ یہ روح فرسا خبر ہمیں ملی۔ کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اسی وقت ایک لمبی اجتماعی دعا کی گئی۔ اور مجلس کے اراکین نے فوری طور پر چندہ اکٹھا کر کے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ فوری طور پر یہ اطلاع تمام حلقہ جات میں پہنچا دی گئی۔ اور احباب جماعت کو دعا اور صدقہ کی تحریک کی گئی۔ اس روز پانچ بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کئے گئے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

بہوڑ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ

جماعت بہوڑ چک ۱۸ تحصیل و ضلع شیخوپورہ کی طرف سے ایک جنس صدقہ کیا گیا۔ نقدی کی صورت میں غربا کی مدد کی گئی: عبد العزیز

وہاڑی

احباب جماعت وہاڑی نے ایک بکرا صدقہ دیا اور سب احباب جماعت حضور کے لئے درد دل سے دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو جلد صحت دے آمین

علی احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وہاڑی

لاہور چھاؤنی

نماز مغرب کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ دعا کے بعد صدقہ کے لئے تحریک کی گئی۔ اور مورخہ ۲۸/۲/۵۵ کو ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اس وقت بھی اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد نماز مغرب کے بعد پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ جب تک حضور کو صحت نہ ہو جائے۔ اس وقت تک روزانہ اجتماعی دعا بعد نماز مغرب ہوا کرے گی۔ انشاء اللہ

حفیظ احمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی

میرپور خاص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر فالج کے اچانک حملہ کی خبر میرپور خاص میں ۲۶/۲/۵۵ کو نہایت غم کے ساتھ سنی گئی۔ اسی دن احباب جماعت دعاؤں میں لگ گئے۔ اور صدقہ کے طور پر دو بکرے ذبح کر کے غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ دعائیں بدستور جاری ہیں۔ خاکسار مردان خان سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ میرپور خاص

حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کی خبر پاتے ہی حضور کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور صدقہ کے لئے کچھ رقم جمع کی۔ جس سے دو جانور صدقہ کے لئے خریدے جنکو ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ نیز کچھ رقم غربا کو بار جات کے لئے دی گئی۔ نیز حلقہ بھاٹی گیٹ کے سب دوستوں نے بروز اتوار نماز مغرب کے بعد حضور کی صحت کے لئے لمبی دعا کی۔

عبد الرشید پریذیڈنٹ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

پنڈدادنخان

جماعت احمدیہ پنڈدادنخان نے ۲/۳/۵۵ کو مسجد احمدیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اور ۳/۳/۵۵ کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غربا میں تقسیم کیا گیا۔ دعائیں جاری ہیں

خاکسار ڈاکٹر ممتاز نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخان

خدا تعالیٰ

ذیل کی نظم ایک مقابلہ میں اول رہی۔ جس پر میر اللہ بخش صاحب تسنیم کو میاں سراج الدین صاحب لاہور کی طرف سے پہلا انعام ملا:

کریم بھی وہ رحیم بھی وہ وہی ہے کافی خدا تعالیٰ
حلیم بھی وہ علیم بھی وہ وہی ہے شافی خدا تعالیٰ
وہی ہے اعلیٰ صفات والا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

تمام قوموں کی زندگی کا طلوع دیکھو غروب دیکھو
"خدا تعالیٰ کا جو ہے بندہ" نگاہ دوڑا کے خوب دیکھو
ہے بول اس کا جہاں میں بالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

ہمیں ہمیشہ وہ فتح دیگا ہمارے دل کو سرور دیگا
کرم کریگا کریم ہم پر ہمارے چہروں کو نور دیگا
کریگا منہ وہ بدوں کا کالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

اسی نے دی رات کو سیاہی اسی نے پیدا کیا سویرا
اسی نے سورج کو نور بخشا اسی نے پیدا کیا اندھیرا
اسی نے پیدا کیا اجالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

غریب کوئی امیر کوئی شریف کوئی ذلیل کوئی
بنا دیا جسکو جیسے چاہا قبیح کوئی جمیل کوئی
کوئی ہے گورا کوئی ہے کالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

نہیں کوئی چیز تجھ سے مخفی عجیب ہے کچھ حساب تیرا
غفور تجھ سا نہیں ہے لیکن ہوا جو نازل عذاب تیرا
گیا نہ ٹالا ہزار ٹالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

تو آپ دانا تو آپ بینا نہیں ہے تیرا مشیر کوئی
سبھی گداگر ہیں تیرے در کے ہو شاہ کوئی فقیر کوئی
تو رب کا داتا ہے دیکھا بھالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

ہے تیری قدرت کا اک نمونہ شرار ریگ کا سر پہ ٹپکا
کسی کا ہمسر نہیں ہے کوئی جدا جدا رنگ روپ سب کا
عجیب سانچے میں تو نے ڈھالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

ہے خار و گل میں ظہور تیرا ہے چاند تاروں میں نور تیرا
قصور میرا جو میں نہ دیکھوں نشان اک اک ہے طور تیرا
جسے تجلّی نے پھونک ڈالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

حبیب کوئی کلیم کوئی مسیح تیرا خلیل تیرا
زمانہ بھر میں سہیم کوئی نہیں ہے رب جلیل تیرا
تو شان اپنی میں ہے نرالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

دکھائے فرعون کو ہزاروں قدم قدم پر نشان روشن
عجیب قدرت ہے تیری یا رب بنا کے موسیٰ کو اسکا دشمن
اسی کے محلوں میں تو نے پالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

عجیب ہے تیری رنگ بخشی ہے ہوش گم عقل نارسا کی
زمیں کو خاکی لباس بخشا فلک کو نیلی ردا عطا کی
چمن کو بخشا ہوا دوشالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

تو ہی نے پھولوں کو رنگ بخشا تو ہی نے گوہر کو آب بخشی
تو ہی نے اُمّی کو دی رسالت تو ہی نے اُم الکتاب بخشی
تو ہی نے تسنیم کو سنبھالا
خدا تعالیٰ خدا تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۲)

الغرض میاں بیوی کے اس اختلاف نے ان دونوں میں جدائی ڈالدی۔ اور دونوں کے راستے الگ کر دیئے۔ مہاراجہ کی بیوی اپنے بچوں کو ساتھ لے کر انگلینڈ واپس چلی گئی۔ اور مہاراجہ عدن سے ایک جہاز میں سوار ہو کر فرانس چلا گیا۔ فرانس کے قیام کے دوران میں مہاراجہ نے اپنا کھویا ہوا ملک اور گیا ہوا راج واپس حاصل کرنے کی مہم کپڑے شروع کر دی۔ اس کے لئے اس نے کئی قسم کی سکیمیں بنائیں۔ اور کئی قسم کے پروگرام مرتب کئے۔ دوسری حکومتوں سے ساز باز کر کے امداد حاصل کرنے کی کوشش کی ادھر ادھر بہت سی چٹھیاں بھی لکھیں۔ لیکن کوئی بھی اس کی مدد کے لئے تیار نہ ہوا۔ ایک سکھ مؤرخ لکھتے ہیں:۔

"مہاراجہ دلیپ سنگھ فرانس میں مقیم تھا۔ وہاں اپنا کھویا ہوا ملک حاصل کرنے کیلئے نئی نئی سکیمیں مرتب کرتا تھا۔ اور یورپ کے مختلف حکمرانوں سے فوجی امداد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ وہ تمام ممالک انگریزوں کے دشمن تھے۔ لیکن پھر بھی ان میں کوئی ایک سیاہ فام ہندوستانی کی امداد کے لئے تیار نہ ہو۔"

(ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ صفحہ ۹۲)

یعنی:۔

"عدن چھوڑنے کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ نے پیرس میں قیام کیا۔ کوئی قلعہ یا حویلی نہ خریدی بلکہ ایک ہوٹل کے دو کمرے کرایہ پر لے لئے اس ہوٹل میں بیٹھ کر اس نے پنجاب کو فتح کرنے کی سکیمیں مرتب کیں۔ جو کاغذوں پر لکھی رہ گئیں۔ سڑکوں، پگڈنڈیوں، دریاؤں، قلعوں، میدانوں اور شہروں کے نقشے بنائے۔ لیکن وہ یونہی دھرے دھرائے رہ گئے۔ رب نہ سبب نہ بنایا۔"

(ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ صفحہ ۱۰۷)

جب فرانس کے قیام کے دوران میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کو کامیابی کی صورت نکلتی نظر نہ آئی۔ تو پھر وہ جرمنی گیا۔ اور وہاں مختصر قیام کے بعد روس چلا گیا۔ اب اس نے اپنی جدوجہد زیادہ تیز کر دی۔ پہلے تو اس نے روس کے اخبار نویسوں سے تعلقات ہموار کرنے کی طرف توجہ کر کے ماسکو گزٹ کے ایڈیٹر سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے۔ اور روسی اخبارات میں اپنی مظلومیت اور بے کسی کی داستان شائع کروائی۔ اس کے علاوہ ماسکو گزٹ کے ایڈیٹر کی وساطت سے زار روس کے شہزادہ اور وزیر تک رسائی حاصل کی ان دونوں نے مہاراجہ سے ہمدردی کا اظہار کیا مہاراجہ نے ان سے متعدد ملاقاتیں کرنے کے بعد انہیں اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اسے بادشاہ سے روسی فوجوں کی ضروری اور مناسب امداد دلوادیں گے۔ اسی بناء پر اس نے روس کی حکومت سے ایک فوجی معاہدہ بھی کیا۔ اس معاہدہ کے بعد مہاراجہ نے ہندوستانی اخبارات میں ایک چٹھی شائع کروائی۔ جس میں اس نے ہندوستانیوں اور پنجابیوں کو اپنی امداد کے لئے بلایا۔ چنانچہ مہاراجہ کی اس چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ:۔

"میں ایک آزاد بادشاہ کی حیثیت میں روس کی فوجوں کی امداد سے اپنا راج واپس لینے کے لئے ہندوستان واپس آرہا ہوں۔ آپ لوگ ایک ایک آنہ فی کس کے حساب سے پنجابی اور ایک ایک پیسہ فی کس کے حساب سے ہندوستانی جمع کر کے میری امداد کریں"۔

(ترجمہ از گورو پد پرکاش حصہ سوم صفحہ ۲۷۳
دوتیا سِکھ لیکچر صفحہ ۱۴۲
و مہارانی جنداں صفحہ ۱۷۱ وغیرہ)

مشہور مورخ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک مہاراجہ دلیپ سنگھ کی یہ چٹھی سول ملٹری گزٹ لاہور کے ۲۰ جون ۱۸۸۹ء کے پرچہ میں شائع ہوئی تھی ملاحظہ ہو تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم صفحہ ۳۲۹)

مگر حکمت الٰہی کہ جب مہاراجہ دلیپ سنگھ کی یہ چٹھی ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوئی تو سب سے پہلے جن لوگوں نے اسکے خلاف آواز بلند کی۔ وہ مہاراجہ کے ہم مذہب اور ہم قوم ہی تھے۔ پنجاب کے تمام بڑے بڑے سکھ سردار اور خاندانی رئیس اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور انہوں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی اس چٹھی کا ایک مفصل جواب اسکو براہ راست بھجوانے کے علاوہ ہندوستانی اخباروں میں بھی شائع کروایا۔ چنانچہ وہ جواب اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے ۲۰ اکتوبر ۱۸۸۹ء کے پرچہ میں بھی ایک پورے صفحہ پر درج ہے۔ اس میں سکھ سرداروں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو کسی قسم کی امداد دینے سے صاف انکار کر دیا۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ کو سکھ سرداروں کا جواب

سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چٹھی کے جواب میں سکھ سرداروں نے یہ لکھا تھا کہ:۔

"تو جو سرکار انگریزی سے باغی ہو گیا ہے۔ یہ تو نے دانائی کا کام نہیں کیا۔ ہم میں سے کوئی بھی تیری امداد کا نام نہیں لے گا۔ تو ہم سے کسی قسم کی امید نہ رکھنا۔ اپنے موجودہ خیالات کو ترک کر کے سیدھا واپس لنڈن چلا جا۔ اور انگریزوں سے معافی مانگ لے۔ اگر تو ہماری اس بات کو مان لے گا۔ تو بھی آرام حاصل کرے گا۔ اور ہم بھی خوشی منائیں گے۔ اگر نہیں مانے گا۔ تو تو جان۔ ہماری طرف پھر کبھی اس قسم کی چٹھی نہ لکھنا"۔

(ترجمہ از سکھ اتہاسک لیکچر صفحہ ۲۶۷
و گورو پد پرکاش صفحہ ۲۲۳
و مہارانی جنداں صفحہ ۱۷۹ وغیرہ)

ایک اور سکھ مؤرخ رقمطراز ہیں کہ سکھوں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چٹھی کا یہ جواب دیا تھا:۔

"ہم تیری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ تو ہمارا مہاراجہ نہیں روس کا ایجنٹ ہے۔ تیرے لئے یہی بات اچھی ہے کہ تو ملکہ معظمہ کے قدموں میں جا گر۔ اور اس سے معافی مانگ لے اور خاموشی سے انگلینڈ میں زندگی بسر کر۔ انگریزی حکومت بہت اچھی ہے"۔

(ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ صفحہ ۱۱۶)

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں۔ کہ سکھوں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو یہ جواب دیا تھا کہ:۔

"ہم تمام خالصہ پنتھ اور گوجرانوالہ کے باشندے جن سے تو اپنی جنم بھومی کا تعلق سمجھتا ہے۔ تیری اس چٹھی کا جواب دیتے ہیں.... پہلے تو انگریزی حکومت کا جب ہم تیرے باپ کی حکومت سے مقابلہ کر کے صاف انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو تیری یہ چٹھی ہمیں اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے ہم اس کی قدر نہیں کرتے..... یہ بات ہم صحیح بیان کرتے ہیں کوئی برائی یا خوشامد نہیں کرتے آپ خود ہی انصاف سے دیکھیں۔ کہ تمہاری حکومت میں پرجا کیسی سکھی تھی جب کہ ہر ایک گاؤں میں تلوار کی دھار خون سے بھری رہتی تھی۔ اور ڈاکو دن دہاڑے لوگوں کو لوٹتے رہتے تھے۔ تعلیم کا یہ عالم تھا کہ اس کا نام لینے والوں کو بھی سکھ گناہ گار خیال کرتے تھے مسلمان مذہبی تعصب اور غرور کی آندھی کا غبار آنکھوں کے آگے سے کبھی بھی کم نہیں ہوتا تھا۔ مساجد مسمار کی جاتی تھیں۔ اسی لوٹ مار کا نام سکھا شاہی اور بے چھاگردی آج تک مشہور ہے۔ کیونکہ حکمران پرجا کے گھر زبردستی لوٹ لیا کرتے تھے اور سپاہی لہلہاتی کھیتیوں کو برباد کر دیا کرتے تھے۔ کسانوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی تھی۔ اگر کوئی عذر کرتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا۔ غریب لوگ بے گار میں دھرے جاتے تھے۔ انہیں مزدوری دینا تو ایک طرف رہا۔ روٹی بھی نہیں دی جاتی تھی۔ اگر وہ روٹی کا مطالبہ کرتے تو جوتوں کی مار پڑتی تھی۔ چور۔ ڈاکو معمولی معمولی جرموں کے بدلہ میں قتل کر دیئے جاتے تھے۔ یا ان کے بازو اور ٹانگیں کاٹ دی جاتی تھیں۔ عورتوں کی عصمت دری کی جاتی تھی۔ کئی کئی عورتیں شادی کر کے یا زبردستی گھروں میں ڈال لی جاتی تھیں۔ مسافروں کے وقت سرعام بازاروں میں لوٹ لئے جاتے تھے۔"

(ترجمہ از تاریخ گورو خالصہ حصہ سوم مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۲)

سکھ سرداروں کی طرف سے مہاراجہ دلیپ سنگھ کو دیا گیا۔ مندرجہ بالا جواب حقیقت پر مبنی ہے۔ اس سے واضح ہوا۔ کہ دلیپ سنگھ کے بزرگوار مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت خود سکھوں کے نزدیک بھی کوئی اچھی یا امن کی حکومت نہ تھی۔ اس حکومت میں راہ چلتے لوگوں کو لوٹ لیا جاتا تھا۔ اور معصوم اور مظلوم عورتوں کی عصمت دری کی جاتی تھی۔ اور مذہبی عبادت گاہیں خصوصاً مساجد مسمار کی جاتی تھیں۔ لوگوں کی کھیتیاں برباد کر دی جاتی تھیں واگر کسی علاقہ سے سکھ سپاہیوں کا گذر ہوتا تھا۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ اور سکھ سرداروں کی مذکورہ چٹھیوں کی اشاعت کے دوران میں ہی پنجاب کے سربر آوردہ سکھوں کا ایک وفد جس میں سری گورو سنگھ سبھا سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ امرتسر۔ فیروز پور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ پٹیالہ اور کوئٹہ وغیرہ کے ممتاز سکھ سردار شامل تھے۔ وائسرائے ہند سے ملاقاتی ہوا۔ (باقی)

جماعتِ اسلامی کا سیاسی کردار

(از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی۔اے۔ جامعۃ المبشرین ربوہ)

عالمِ اسلام میں عموماً اور برصغیر ہند و پاک میں خصوصاً سیاست کا عام حربہ مذہب رہا ہے۔ اس لئے جو جماعت بھی برسرِ اقتدار آنا چاہتی ہے۔ وہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح عوام کو پھنساتی اور اپنے سیاسی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوشاں رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مذہب سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ سیاسی چالیں۔ مکر و فریب۔ اور جھوٹ اور اس قسم کے دوسرے حربے جن کا مذہب سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ مذہب کے نام پر روا رکھے جاتے ہیں۔

چنانچہ اسی حربہ کو ایران میں "فدائیانِ اسلام" مصر میں "الاخوان المسلمون" انڈونیشیا میں دار السلام اور پاکستان میں "جماعت اسلامی" نے استعمال کیا ہے۔ یہ تمام تحاریک اسلام کا نام لیکر اٹھیں۔ مذہب کا لبادہ اوڑھا اور یہ سب کچھ محض سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے کیا۔ جماعت اسلامی کا اپنا دعویٰ بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایک دینی و سیاسی جماعت ہے۔ اور ان کی سیاست گویا دین کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ مولانا نعیم صدیقی اپنی ایک تقریر میں جو ترجمان القرآن اپریل ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جماعت اسلامی یکسر دین کو لے کر اٹھی ہے۔ اور وہ اس میں غیر دین کی ذرہ آمیزش کی بھی روادار نہیں۔ لیکن اس کا مذہب ایک سرے سے دوسرے سرے تک سیاست ہے۔ اور کہیں بھی سیاست سے الگ نہیں دوسرے لفظوں میں وہ ایک ایسی سیاست کے علمبردار ہیں۔ جو ہمہ تن دین ہے۔ اور کہیں بھی دین کی تعریف سے خارج نہیں ہوتی۔"

گویا جماعت اسلامی ایک دینی جماعت ہے۔ لیکن ان کا دین ہی سیاست ہے۔ ذیل میں جماعت اسلامی کی پاکستان کے بن جانے کے بعد کی سیاسی قلابازیوں میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

پاکستان بن جانے کے بعد سب سے پہلی قلابازی جماعت اسلامی کو "مسئلہ کشمیر" کے متعلق کھانی پڑی۔ ۱۹۴۸ء میں جماعت اسلامی نے فتویٰ دیا۔ کہ کشمیر میں پاکستانیوں کے لئے لڑنا ناجائز ہے۔ اور غیر شرعی ہے۔ چنانچہ "کوثر" یکم فروری ۱۹۴۸ء جلد ۸ نمبر ۸ کے ایڈیٹوریل میں فرماتے ہیں۔ کہ

"جہاد فی سبیل اللہ کی کچھ شرائط و حدود ہیں۔ اور جب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ شرائط اس جنگ میں نہیں پائی جاتیں۔ تو آخر کیسے اسے جہاد فی سبیل اللہ کہا جا سکتا ہے"

پھر ان شرائط اور حدود کی تشریح کے طور پر تسنیم ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء میں مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"جب تک حکومت پاکستان نے حکومت ہند کے ساتھ معاہدانہ تعلقات قائم رکھے ہیں پاکستانیوں کے لئے کشمیر میں ہندوستانی فوجوں سے لڑنا ازروئے قرآن ناجائز ہے۔ میں جس بنا پر یہ رائے رکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اولاً دونوں حکومتوں کی پیدائش ہی ایک معاہدے کے ذریعے ہوئی ہے۔ جو برطانوی حکومت کی پیش کردہ تجویز کو قبول کرکے مسلمانوں اور ہندوؤں کے مسلّم نمائندوں نے باہم طے کیا تھا۔ اس معاہدہ میں یہ بات آپ سے آپ شامل تھی۔ کہ دونوں مملکتیں ایک دوسرے کی دشمنی اور ایک دوسرے کے خلاف برسرِ جنگ نہیں ہیں۔ بلکہ پُرامن طریقے سے ملک کی تقسیم پر متفق ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان فوراً سفارتی تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ اور ہائی کمشنروں کا تبادلہ ہوا۔ سفارتی تعلقات ہمیشہ سے حالات جنگ کے نہ ہونے کی دلیل سمجھے جاتے ہیں۔ اور دونوں حکومتوں کے درمیان مالی اور تجارتی معاہدات اور مہاجرین کے مختلف مسائل۔ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی اور کرنسی معاملات کے متعلق مسلسل سمجھوتے ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ تمام سمجھوتے اس بات کی دلیل ہیں۔ کہ ان کے درمیان حالتِ جنگ قائم نہیں ہے۔ دنیا کی کوئی قوم بھی کسی دوسری قوم سے مالی اور تجارتی لین دین اس حالت میں نہیں کرتی۔ جبکہ وہ اسے اپنے خلاف برسرِ جنگ سمجھتی ہو۔ اس کے بعد ابھی اپریل میں دونوں حکومتوں کے درمیان کلکتے کا معاہدہ ہوا ہے۔ جس میں اور مسائل کے ساتھ اس بات پر بھی ہوا تھا۔ کہ دونوں حکومتیں اپنے اپنے ملک کے اخبارات کو ہدایت کریں گی۔ کہ وہ کوئی ایسی بات شائع نہ کریں۔ جس سے یہ معنے نکلتے ہوں۔ کہ ان دونوں کے درمیان جنگ ناگزیر ہے۔ یا اعلانِ جنگ ہونا چاہیئے۔"

اس طویل حوالے کے پیش کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ ناظرین پر یہ امر واضح ہو سکے۔ کہ مولانا کے نزدیک کشمیر میں پاکستانیوں کے لئے جہاد کرنا کیوں ناواجب ہے۔ مولانا مودودی صاحب کے نزدیک جب تک حکومتِ پاکستان اپنے ان تمام معاہدات کو جو اس نے ہندوستان سے کئے ہیں۔ منقطع نہ کر دے۔ اور جب تک دونوں ملکوں کے مابین سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ کشمیر میں جنگ کرنا پاکستانیوں کے لئے ناواجب ہے۔ کشمیر کے جہاد میں پاکستانی صرف اسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کہ حکومت پاکستان اعلان جنگ کر دے۔ اور اپنے تمام معاہدات کے انقطاع کا اعلان کر دے۔

اس فتویٰ کے شائع ہونے پر عوام میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ اور رائے عامہ جماعت اسلامی کے خلاف ہو گئی۔ اس کے خلاف قرار دادیں پاس ہوئیں۔ اور جماعت اسلامی پر ملک کے ہر طبقۂ خیال نے طعن و تشنیع کی۔ اس صورتِ حال کو دیکھ کر جماعت کے لیڈر بہت گھبرائے۔ اور ایسے موقعے کا انتظار کرنے لگے۔ جو ان کے فتویٰ کے واپس لینے کے لئے سازگار ہو۔

۱۹۵۰ء میں پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے سامنے ایک بیان دیا گیا۔ کہ پاکستانی افواج کشمیر کی حدود میں موجود ہیں۔ بس یہ سننا تھا۔ کہ جماعت نے ایک ریزولیوشن پاس کرکے جہاد کشمیر کے عین شرعی ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ یہ ریزولیوشن اخبار "قاصد" ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ ریزولیوشن کے الفاظ یہ تھے:۔

"امیر جماعت نے اپنے پچھلے بیانات میں جو شرعی مسئلہ بیان کیا تھا۔ وہ اس حالت سے متعلق تھا۔ جبکہ سرکاری طور پر اس امر کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ کہ پاکستان کی فوجیں حدودِ کشمیر میں موجود ہیں۔ اب ۷ ستمبر کو مجلس اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن سے حکومتِ پاکستان کی جو مراسلت شائع ہوئی ہے۔ اور وزیر خارجہ پاکستان نے ۸ ستمبر کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں اس امر کا اقرار و اظہار موجود ہے۔ حکومت ہند بھی اس امر پر مطلع ہو چکی ہے۔ لہذا اب چونکہ معاملہ کی نوعیت بدل گئی ہے۔ .... اب معاہدہ تعلقات کے باوجود اہل پاکستان کے لئے جہاد کشمیر میں جنگی حصہ لینا بالکل جائز ہے۔"

قارئین اب پچھلے فتویٰ کو پڑھیئے۔ اور اس ریزولیوشن کو پڑھیئے۔ اپنے پچھلے فتویٰ میں سارا زور قلم اسی بات پر صرف ہوتا رہا۔ کہ جب تک ہند و پاکستان میں معاہدانہ تعلقات قائم ہیں۔ اس وقت تک جہادِ کشمیر میں جنگی حصہ لینا ناجائز ہے۔ مگر اب جبکہ معاہدانہ تعلقات اسی طرح قائم ہیں۔ سفارتی تعلقات بھی نہیں ٹوٹے۔ اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کا کام بھی بدستور جاری ہے۔ پاکستان کی حکومت نے اعلانِ جنگ بھی نہیں کیا۔ کلکتے کا معاہدہ بدستور قائم ہے۔ دونوں ملکوں کے ہائی کمشنر موجود ہیں۔ پھر وزیر خارجہ کے صرف اتنا کہہ دینے سے کہ پاکستانی افواج حدود کشمیر میں موجود ہیں۔ جماعت اسلامی کا یہ استدلال کہ اب جنگ جائز ہو گئی ہے۔ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

(۲)

جماعت اسلامی کو دوسری قلابازی "قادیانی مسئلہ" میں کھانی پڑی۔ اگست ۱۹۵۲ء تک جماعت اسلامی کے بانی و قائد مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا نظریہ یہ تھا۔

"یہاں ایک قادیانی فتنہ ہی موجود نہیں۔ بے شمار فتنے ہیں۔ جو ایک صحیح اسلامی حکومت کے موجود نہ ہونے اور قوانین شرعیہ کے معطل رہنے کی وجہ سے پرورش پا رہے ہیں۔ اس حالت میں یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ ان ضمنی اور طفیلی فتنوں کے خلاف الگ الگ محاذ آئے دن قائم کئے جاتے رہیں۔ اور اصل بنائے فساد کو جوں کا توں باقی رہنے دیا جائے۔ عقل کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہم جڑ کی اصلاح پر اپنی تمام کوششیں مرکوز کر دیں۔ یعنی ساری قوم اپنی متحدہ طاقت کے دباؤ سے یہاں ایک خالص اسلامی دستور بنوائے۔ اور پھر اس دستور کے مطابق حکومت کا انتظام چلانے کے لئے صالح لوگوں کو منتخب کرے۔ اس کے بعد بیک وقت سارے ہی فتنوں کا سدّباب ہو جائے گا۔ جن میں ایک یہ قادیانی مسئلہ بھی ہے۔"

(فتنۂ عظیم۔ تصنیف مولانا مودودی صاحب)

اس حوالہ کے خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمایئے۔ مولانا مودودی صاحب "قادیانی فتنہ" کو ایک طفیلی اور ضمنی فتنہ قرار دے رہے ہیں۔ نیز اس فتنہ کے خلاف کسی قسم کی تحریک کے چلانے یا اس کے خلاف محاذ قائم کرنے کو بے عقلی اور بے وقوفی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک جب تک جڑ کی (یعنی جب تک اسلامی نظام قائم نہیں ہو جاتا) اصلاح نہ ہو جائے۔ ان تحاریک کو چلانا خلافِ عقل ہے اس وقت کی بات ہے۔ جب جماعت اسلامی اور مودودی صاحب کو یہ یقین تھا۔ کہ وہ "قادیانیوں" کی مخالفت کرکے مقبول نہیں ہو سکتے۔

لیکن ۱۹۵۲ء میں جب "قادیانیوں" کے خلاف مجلس احرار کی اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن زور پکڑ گئی۔ اور یہ مطالبہ ایک عوامی مطالبہ کی صورت اختیار کرنے لگا۔ تو جماعتِ اسلامی نے بقول خویش خود اس بے عقلی کو اختیار کر لیا۔ اور اس میں احرار کے دوش بدوش شمولیت اختیار کی۔ اور وہ یہ بھول گئے۔ کہ ان کے قائد مولانا مودودی نے اس کو ایک ضمنی اور طفیلی فتنہ سے تعبیر کیا تھا۔

غرض ایک بار پھر جماعتِ اسلامی سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنے اقوال سے پھر جانے پر مجبور ہوئی۔ اور ان کی طرف سے "مطالبہ" کے عنوان سے جو ٹریکٹ شائع ہوا تھا۔ اس میں ایک مطالبے کی ایزادی کی گئی۔ یعنی "قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔" نہ صرف یہ بلکہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء کے زمیندار میں نعیم صاحب جماعت اسلامی کا ایک بیان چھپا۔ جس میں وہ فرماتے ہیں۔ صحیح راستہ یہ ہے۔ کہ عوام میں ان بنیادی معاملات پر اعتماد پیدا کیا جائے۔ جو انہوں نے آج تک نہایت زور سے پیش کئے ہیں۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

عالمگیر اخوّت کا قیام

(از فضل الرحمٰن صاحب نعیم)

اسلام کا ایک بہت بڑا فیض جو بنی نوع انسان کو پہنچا وہ عالمگیر برادری کا قیام تھا۔ اسلام نے کالے گورے۔ آقا۔ غلام اور نام و نسب کا امتیاز اٹھا کر سب کو ایک کر دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس نعمت کا ذکر آل عمران رکوع ۱۱ میں بیان فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

کہ یاد کرو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر کی۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے ہم نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم بھائی بھائی ہو گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان تھا کہ وہ لوگ جن کے دل ایک دوسرے کے خلاف سخت ہو چکے تھے ان کو الفت کے ایسے آہنی حصار میں لے آیا کہ اس کی مثال دنیا نے کہیں بھی پیش نہیں کی۔ مکہ سے پریشان حال لوگ مدینہ جاتے ہیں۔ مدینہ کے لوگ ان کے استقبال کو نکلتے ہیں اور کہتے ہیں۔

طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع

ان کو گھروں میں لا کر نصف اشیاء ان کو دے دیتے ہیں اور یہاں تک قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کہ اگر کسی انصاری کی دو بیویاں تھیں اور اس کا مہمان بغیر بیوی کے تھا تو میزبان اپنی بیوی کو اس لئے طلاق دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ اس کے بھائی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

یہ جذبہ ہمدردی کہاں سے آیا؟ یہ الفت و محبت کا بیج کس نے بویا؟ صاف جواب ہے کہ اسلام نے ان کے پتھر جیسے دلوں کو موم بنا دیا۔ اور ان میں ایک دوسرے کی ایسی محبت ڈال دی کہ ایک کی تکلیف دوسرے کو بے چین کرنے کے لئے کافی تھی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے یہ فلسفہ بیان کیا کہ تمام افراد انسانی ایک ہی اخوّت بشری کے اعضاء و ارکان ہیں۔

کُلُّکُمْ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ (مشکوٰۃ)

تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔

"رب کل شیء انا شهيد ان العباد كلهم اخوة" (رواہ احمد ابو داؤد)

اے ہر چیز کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے انسان بھائی بھائی ہیں۔

اس تعلیم نے نہایت قلیل عرصہ میں انسانی فکر و عمل میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔ اور دیانتداروں کی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو ایمان و عمل اور سیرت و کردار کے اعتبار سے نوع انسانی کیلئے بہترین نمونہ بنی

چنانچہ اخوت کا یہ آہنی حصار ایک عرصہ تک اسلام کی حفاظت کرتا رہا۔ لیکن جب وہ شخصیتیں اٹھ گئیں جو اسلام کے حصن و حصین کے لئے "باب مغلق" کا کام دے رہی تھیں تو آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق فتنوں کی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

انی لاری الفتن تقع فی بیوتکم کوقع المطر (بخاری)

میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی بارش دیکھ رہا ہوں مسلمان پھر فرقوں میں بٹ گئے۔ ان کی باہمی آویزش نے پھر وہی پہلے والی صورت اختیار کر لی۔ مگر جہاں ایک طرف مسلمان گمراہ ہو رہے تھے دوسری طرف خدا کے نیک بندے بھی ارشاد آنحضرت کے مطابق دنیا میں آتے رہے۔ تا اسلام کو گمراہی کے عمیق غاروں میں گرنے سے بچایا جائے۔

"ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا" (اخرجہ ابو داؤد و حاکم طبرانی بیہقی)

اس قانون کے مطابق سب سے پہلے مجددیت کے مقام پر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کھڑا کیا گیا۔ جنہوں نے مسلمانوں کو پھر ایک سٹیج پر لانے کی کوشش کی اور اسی کوشش میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی زندگی کے پانچ دور بیان فرمائے ہیں۔

ان اول دینکم نبوۃ ورحمۃ وتکون فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ ثم یکون ملکا عاضا فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعہ اللہ جل جلالہ ثم یکون ملکا جبریۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ تعمل فی الناس بسنۃ النبی ویلقی الاسلام بجیرانہ فی الارض یرضی عنھا ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطر الا صبہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتھا وبرکاتھا شیئا الا اخرجتہ

(اسلامی نظریہ سیاست ص ۹۹ بحوالہ موافقات شاطبی)

"تمہارے دین کا آغاز نبوت اور رحمت سے ہے اور جب تک خدا کو منظور ہوگا یہ تم میں رہیگی پھر خدا اس کو اٹھا لے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی۔ اور یہ بھی جب تک خدا کو منظور ہوگا رہے گی۔ پھر خدا اس کو بھی اٹھا لے گا پھر ظالمانہ ملوکیت کا زمانہ آئے گا۔ اور جب تک خدا کی مرضی ہوگی وہ زمانہ رہے گا۔ اور پھر خدا اسے اٹھالے گا۔ پھر خالص جبر و قہر کی حکومت ہوگی جو مشیت ایزدی کے مطابق ایک عرصہ تک رہے گی اور پھر خدا اسے اٹھائیگا آخر میں پھر ایک دفعہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا مقدس دور آئے گا جس کے اعمال سنت کے طریق پر ہوں گے۔ اس دور میں اسلام کو زمین میں استحکام حاصل ہوگا۔ آسمان والے اور زمین والے اس دور سعید سے خوش ہوں گے۔ آسمان رحمت خداوندی کی موسلا دھار بارش برسائیگا۔ اور زمین اپنے سارے خزانے اگل دے گی۔"

پہلا دور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ مبارک دور ہے جس میں دشمن دوست۔ آقا و غلام اور امیر و غریب نے ایک ہی گھاٹ پر پانی پیا۔

دوسرا خلافت راشدہ کا مبارک دور ہے جس میں پہلے دور کی جھلک موجود تھی۔

تیسرا دور خلافت بنو امیہ کا زمانہ ہے جس میں وہی جاہلیت والی باتیں عود کر آئیں اور مسلمان باہمی آویزشوں کا شکار ہونے لگے۔

چوتھا دور وہ دور ہے جس میں عالمگیر الفت کی بجائے عالمگیر دشمنی نظر آتی ہے۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ ہر طرف لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ نہ کسی کے دل میں محبت باقی رہی اور نہ ہی کسی کا لحاظ باقی۔ مسلمان ہیں مگر نام کے۔

پانچواں دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مبارک دور ہے۔ جس میں اسلام کا دوبارہ احیاء ہوا۔ بچھڑے ہوئے بھائی پھر سے ایک مقام پر جمع ہونے لگے۔ اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔ یہ وہ مقدس دور ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کو استحکام بخشنے والا ہے۔ بھولے بھٹکے لوگ پھر سے صراط مستقیم پا رہے ہیں۔ مریض اور بیمار اسلام کا صحت بخش جام نوش کر رہے ہیں*

عہدہ داران انصار کیلئے اُن کے آقا کا ارشاد

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ انصار میں بالخصوص زندگی اور بیداری پیدا کرنے کی غرض سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود انصار کی صدارت کو قبول فرمایا ہوا ہے۔ حضور کی طرف سے متواتر اعلان شائع ہو چکے ہوئے ہیں کہ "عہدہ داران انصار جمود کی حالت سے نکلیں"

پس جملہ عہدہ داران انصار کا فرض ہے کہ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر کے تنظیم انصار کی مفوضہ خدمت کو سرانجام دیتے ہوئے اپنی کارگزاری کی رپورٹ میں باقاعدہ مرکز میں بھجوانی شروع کر دیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آپ لوگوں کی کارگزاری سے باخبر رکھا جائے اور آپ لوگوں کے لئے تحریک دعا ہو۔

دفتر کے ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ بہت سی مجالس انصار اللہ ایسی ہیں کہ وہ سالہا سال سے قائم ہیں لیکن ابھی تک تنظیم انصار کو جاری نہیں کیا یہاں تک کہ تنظیم انصار کو جاری کرنے کے لئے ابتدائی فارم فہرست ممبران کے بھی بعد تکمیل کے مرکز میں نہیں بھجوائے جس کے بعد تنظیم انصار کا کام شروع ہوتا ہے اور ہر ایک جماعت کی حالت کے مطابق مرکز سے ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔ لہٰذا میں ایسی مجالس انصار کے زعماء اور منتظم صاحبان سے کو حضور ہی کے الفاظ میں "جمود کی حالت سے نکلیں" توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے ہاں تنظیم انصار کے کام کو جاری کر دیں۔ اور باقاعدہ اپنی کارگزاری کی رپورٹیں بھجوانے کا التزام کریں۔ سب سے پہلی فرصت میں فارم فہرست ممبران جو مرکز سے برائے تکمیل بھیجے ہوئے ہیں بعد تکمیل مرکز میں بھجوا دیں۔ اگر کسی زعیم صاحب انصار کے پاس وہ فارم محفوظ نہ رہے ہوں تو دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ سے لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

تصحیح

مؤرخہ ۳ مارچ ۱۹۵۵ء کے پرچہ میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں موصیہ زینب بی بی صاحبہ کا نمبر وصیت ۷۸۹۳ کی بجائے ۷۸۹۱۳ لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا:- امسال میرا اور میرے بھائی عطاء الرحمٰن صاحب میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اکرام پراچہ آر پی اے۔ ایف پبلک سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ حری

ایٹمی ہتھیاروں کے برطانوی ماہر امریکہ روانہ ہوگئے

ماہرین کی روانگی کو معنی خیز قرار دیا جا رہا ہے

لنڈن ۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تحقیق کے ڈائرکٹر سر ولیم پینی کی روانگی واشنگٹن کے متعلق سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ جوہری اسلحہ بندی کے سلسلہ میں مکمل اینگلو امریکی تعاون کے لئے ان کی روانگی کو نہایت معنی خیز اور اہم تصور کیا جاتا ہے۔ بدھ کے روز سرکاری طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا تھا۔ کہ سر ولیم امریکہ جا رہے ہیں۔ مگر اس اطلاع کو بہت حد تک خفیہ رکھنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ قبل از وقت انکشافات سے امریکی کانگرس کے حلقے ناراض نہ ہو جائیں۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ سر ولیم امریکی سائنسدانوں کے ساتھ اہم بات چیت کریں گے۔ اور پھر اسی ماہ نیوادا کے مقام پر ایٹم بم کے اگلے تجربات میں بھی شاید شریک ہوں گے۔ ہائیڈروجن بم تیار کرنے کے لئے برطانیہ کے حالیہ فیصلہ کے بعد توقع ہے۔ کہ بات چیت کے دوران میں جوہری اسلحہ تیاری کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تعاون کی نئی راہیں کھل جائیں گی۔

کوریا میں جنگ کے شعلے دوبارہ بھڑک اٹھنے کا اندیشہ

نیویارک ۷ مارچ۔ نیویارک ٹائمز نے شمالی کوریا میں کمیونسٹوں کی فوجی طاقت میں اضافہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کوریا میں جنگ کے شعلے دوبارہ بھڑک اٹھنے کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ کوریا کی خلاف ورزیوں نے یہ بات دوبارہ ثابت کر دی ہے۔ کہ کمیونسٹ اگر سمجھوتوں پر خود عملدرآمد نہ کریں۔ تو ان کے ساتھ معاہدوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ غیر جانبدار نگران کمیشن کے انتہائی محدود دائرہ عمل میں ناکامی کا سوئٹزرلینڈ اور سویڈن کے ارکان نے بڑی صفائی کے ساتھ اعتراف کیا ہے۔ اور کمیشن کو ختم کرنے کی تحریک کی ہے۔ اس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ تخفیف اسلحہ کے منصوبے کتنے خطرناک ہو سکتے ہیں۔

وزیر اعظم سوڈان پاکستان آئیں گے

خرطوم ۷ مارچ۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم سوڈان سید اسماعیل الازہری کی قیادت میں سوڈان کا جو وفد افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے لئے جکارتہ جا رہا ہے۔ وہ واپسی پر پاکستان بھی آئے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ وفد کے ارکان حکومت پاکستان کے مہمانوں کی حیثیت سے چند روز پاکستان میں قیام کریں گے۔ جکارتہ کانفرنس اپریل میں شروع ہونے والی ہے۔

مالیہ پر دو آنے زائد ٹیکس کی تجویز

بجٹ سیشن میں بل پیش کیا جائیگا

لاہور ۷ مارچ۔ حکومت پنجاب نے زمینوں کے مالیہ کی رقم کے ہر روپیہ پر دو آنے ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ زمین پر جو رقم خرچ آتی ہے۔ اسے اس طریقے سے پورا کیا جائے۔ اس سلسلے میں پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ بل کے اغراض و مقاصد میں کہا گیا ہے۔ کہ صوبے کی روز افزوں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر تمام ذرائع کو ترقی دینا لازمی ہو گیا ہے۔ آبپاشی کی سہولتوں سڑکوں کی تعمیر نئے سکولوں اور ہسپتالوں وغیرہ پر بھاری رقم خرچ کی جا رہی ہے۔

گبن آزاد پاکستان پارٹی سے مستعفی

لاہور ۷ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کے رکن مسٹر سی۔ ای۔ گبن آزاد پاکستان پارٹی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آزاد پاکستان پارٹی کی شاخ پنجاب کے صدر کے نام ایک خط میں مسٹر گبن نے لکھا ہے۔ کہ ایک رومن کیتھولک کی حیثیت سے میرے لئے کسی ایسی پارٹی سے وابستہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ جس پر کمیونسٹوں کی حمایت پر میلان کا شبہ کیا جاتا ہے۔

سابق شاہ کمبوڈیا سیاسی تحریک چلائیں گے

پیرس ۷ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگرچہ کمبوڈیا کے بادشاہ نورودم شانوک تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ ملک میں ایک نئی مذہبی اور سیاسی تحریک جاری کریں گے۔ کمبوڈیا کے بدھسٹ پادریوں میں انہیں زبردست مقبولیت حاصل ہے۔ باور کیا جاتا ہے۔ ان حامیوں کی مدد سے وہ بین الاقوامی نگران کمشن کی مخالفت جاری رکھیں گے۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ کمیشن نے کمبوڈیا کے داخلی امور میں مداخلت کی ہے۔

بار ایسوسی ایشن کے نئے عہدیدار

لاہور ۷ مارچ۔ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں مندرجہ ذیل نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ صدر چوہدری نذیر احمد۔ نائب صدر میاں محمد شفیع۔ سکرٹری مسٹر الیف۔ ڈبلیو نوری خازن۔ مسٹر محمود شاہ مجلس عاملہ کے ارکان سید محسن شاہ۔ چوہدری اسد اللہ خاں۔ مس رابعہ قاری۔ خواجہ نذر محمد۔ چوہدری محمد صادق اور مسٹر اے آر شیخ۔

ایٹمی زمانے کیلئے برطانوی فوج کی تیاری

نظم و نسق۔ سامان اور تربیت کی ترقی

لنڈن ۷ مارچ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر انتھی ہیڈ نے ۵۶-۱۹۵۵ء کے فوجی اخراجات کے تخمینے پیش کرتے وقت اعلان کیا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے باوجود بری افواج کی اہمیت ختم نہیں ہوئی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ ہم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ فوج کے نظم و نسق سامان حرب اور فوجی ٹریننگ کی ایسے طور سے نشوونما کریں کہ وہ جنگ کی ضرورت پر پوری اترے اور اس کے علاوہ موجودہ سرد جنگ میں بھی وہ اپنی قابلیت سے اپنا حصہ ادا کر سکے“۔

ان وسیع نوعیت کے کاموں کا جن کیلئے فوج کی تنظیم ضروری ہے۔ ذکر کرتے ہوئے مسٹر ہیڈ نے کہا۔ ہمیں اس قابل ہونا چاہئے کہ ہم افراد اور فوجی دستوں کو فوری طور پر جب ضرورت ہو ایک کام سے دوسرے پر لگائیں مستقبل کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے فوج کو فوری اور ہر فن میں حاذق ہونا چاہئے۔

اہم ضروریات:۔ لیڈرشپ کی اہم ضروریات شمار کرنے کی نوٹ۔ رسل و رسائل اور مؤثر سپلائی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایٹمی جنگ کے حالات ہوں یا جنگلوں میں گوریلا لڑائی کے پہاڑ ہوں۔ یا جنگل یا امن اور جنگ کے زمانے میں محفوظ فوج کی نقل و حرکت ان سب صورتوں میں اس امر کی فوری ضرورت ہے۔ کہ ہتھیاروں کے سسٹم کو آسان بنایا جائے۔ گاڑیوں کی تعداد اور اقسام کو کم کیا جائے۔ اور سپلائی کے طریقوں کو آسان مگر تیز تر کیا جائے۔

انہوں نے کہا۔ کہ ان مسائل پر گذشتہ موسم سرما میں پوری طرح غور و خوض کیا گیا ہے۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر فوج میں ردوبدل کیا جائے گا۔ تاکہ میدان جنگ کے اندر اور باہر نقل و حرکت تیز ہو سکے۔ اور قوت ضرب میں اس سے اور مؤثر اضافہ ہو۔ اس سلسلے میں مسٹر ہیڈ نے ان ترقیات کا ذکر بھی کیا۔ جو رسل و رسائل کے سلسلے میں ہو رہی ہیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ ایٹمی جنگ کے دوران میں رسد کی بہم رسانی کو برقرار رکھا جا سکے۔ اور ان کی امداد کے لئے ایسے طیارے بھی ہوں گے۔ جو بھاری بوجھ لے جا سکیں۔ اور طیارہ گاہوں کے بغیر پرواز کرنے کے قابل ہوں۔ اور ان کے لئے فضائی کنٹرول کے طریقوں کی زیادہ ضرورت نہ رہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ہیلی کاپٹروں کے تجربات کا بھی ذکر کیا۔

مقاصد:۔ ایٹمی زمانہ کے لئے فوجی تیاری کے بارے میں مسٹر ہیڈ نے بتایا۔ کہ برطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ فوج کی تنظیم اسلحہ بندی اور تربیت اس طرح کرے کہ اس ایٹمی دور کو جو تیار کی جا رہی ہے۔ اچھی طرح سے کام میں لا سکے۔ اور دشمن کے ایٹمی ہتھیاروں سے جو تباہی ہوتی ہے۔ اس کا دفاع کر سکے۔ گوریلا جنگ اور سرد جنگ کا مؤثر طریق سے مقابلہ کر سکے۔ اور ایٹمی بمباری کے زمانے میں ملک میں لوگوں کی حفاظت کر کے انہیں زندہ رہنے کے قابل بنا سکے

جماعت اسلامی کا سیاسی کردار

(بقیہ صفحہ ۵)

اور یہ معاملات علماء کی سفارشات کی روشنی میں اسلامی دستور کی تدوین۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینا اور مارشل لاء کے اسیروں کی رہائی کے مطالبات ہیں۔“

اسی طرح رپورٹ تحقیقاتی عدالت کے صفحہ ۱۱۱ پر ہوم سیکرٹری صاحب کا ایک خط چھپا ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

”جب دوسری جماعتوں مثلاً جماعت اسلامی اسلام لیگ اور فرقہ شیعہ نے دیکھا۔ کہ احرار ختم نبوت کے مسئلہ پر رائے عامہ کو اپنے حق میں کر کے ان جماعتوں پر بازی لے جا رہے ہیں۔ تو گذشتہ اگست کے آغاز میں وہ بھی احمدیوں کی مذمت و مخالفت میں ان کے ساتھ بدل و جان شامل ہو گئے۔ جماعت اسلامی نے اپنے آٹھ مطالبات میں ایک نویں مطالبہ کا اضافہ کر دیا۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔“

ان حوالجات سے قارئین نے جماعت اسلامی کے اس واضح تضاد اور سیاسی قلابازی کا اندازہ لگا لیا ہوگا۔ اب بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ آپ نے پہلے تو فرمایا تھا۔ کہ یہ ایک طفیلی اور ضمنی مسئلہ ہے۔ اس کی طرف توجہ نہیں دینی چاہیئے۔ اور نہ فی الحال یا جب تک اسلامی نظام نہیں بن جاتا۔ اس کے خلاف ہی کوئی تحریک چلانی چاہیئے۔ تو پھر آپ کیوں مجلس عمل یا مجلس احرار کی اینٹی احمدیہ تحریک میں شامل ہوئے؟ (باقی)

ہوائی میں آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا

ہوائی ۷ مارچ۔ ہوائی کا ایک آتش فشاں پہاڑ کلوا جس نے گذشتہ دو سو سال میں لاوا نہیں اگلا تھا۔ پھٹ گیا ہے۔ اور اس کا لاوا سمندر کے کنارے پر آباد ایک گاؤں کی طرف بہہ رہا ہے۔ اب تک اس لاوے سے تقریباً چار میل کا علاقہ تباہ ہو چکا ہے۔

گورنر پنجاب اور مرکزی وزراء لاہور پہنچ گئے

سمجھوتے کے فارمولے پر قانونی مشیروں سے تبادلۂ خیال

لاہور ۷ رمارچ۔ مرکزی حکومت کے چار وزراء کل لاہور میں مولوی تمیز الدین سے مفاہمت کے فارمولا کی تفصیل کے متعلق قانونی مشیروں سے تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ پنجاب کے گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی بھی اس مشورہ میں شامل تھے۔ امید کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت کے یہ نمائندے مفاہمت کے فارمولے کے تمام آئینی و سیاسی پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد دو ایک دن میں مولوی تمیز الدین کے وکیل مسٹر چندریگر سے بات چیت شروع کر دیں گے۔ وزیر خزانہ چودھری محمد علی بذریعہ پاکستان ایکسپریس کل صبح لاہور پہنچے۔ اور گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ۔ میجر جنرل سکندر مرزا اور وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی گورنر جنرل کے خاص ہوائی جہاز میں ساڑھے دس بجے صبح لاہور تشریف لائے۔

وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب پہلے سے ہی لاہور میں تھے۔ چودھری محمد علی نے سٹیشن پر اور باقی اصحاب نے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں کچھ کہنے سے معذوری ظاہر کی۔ میجر جنرل سکندر مرزا نے صرف اتنا کہا۔ کہ میں تو لاہور میں گلاب کے پھولوں کی ترو تازگی دیکھنے آیا ہوں۔

لاہور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد گورنمنٹ ہاؤس میں ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں چاروں مرکزی وزراء اور گورنر پنجاب کے علاوہ حکومت پاکستان کے آئینی مشیر مسٹر آ ہور جنگز۔ سکرٹری اطلاعات مسٹر ایم۔ بی احمد۔ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی اور برطانوی وکیل مسٹر ڈپلاک نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں کافی دیر تک مفاہمت کے فارمولا کے آئینی پہلوؤں پر غور ہوتا رہا۔ خیال ہے۔ کہ اس مسئلہ پر آج بھی غور ہوگا۔

اس سلسلہ میں سیاسی حلقوں میں ایک ایسا سوال کیا جا رہا ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی اطمینان بخش جواب نہیں مل سکا۔ وہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا مولوی تمیز الدین خاں یا مسٹر چندریگر معطل دستور ساز اسمبلی کے سب ممبروں کی طرف سے کوئی گارنٹی دینے کی پوزیشن میں ہیں؟ یہ امر بظاہر مشکوک ہے۔ کہ وہ اسمبلی کے سب ممبروں کی طرف سے فیصلہ کے مجاز ہیں۔ یا ان کی طرف سے کئے گئے کسی وعدہ کی پابندی سب لازم سمجھیں گے۔

پارلیمانی حکومت کی بحالی کا مسئلہ

مسٹر محمد علی مشرقی پاکستان جا رہے ہیں

کراچی ۷ رمارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی عنقریب مشرقی پاکستان جا رہے ہیں۔ جہاں وہ سیاسی صورتِ حال کا مطالعہ کریں گے۔ وہ یہ بھی معلوم کریں گے۔ کہ مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کر دینی چاہیئے یا نہیں۔ سرکاری حلقوں میں ان خبروں کی تردید کی گئی ہے۔ کہ مرکزی وزیر مسٹر ابوالحسین سرکار کو مشرقی پاکستان کا گورنر بنایا جا رہا ہے۔ ایسی خبروں کا مقصد متحدہ محاذ پارٹی کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہے۔

مصر میں سابق شاہ فاروق کے جواہرات چوری ہو گئے

پولیس نے تین اشخاص کو گرفتار کر لیا

قاہرہ ۷ رمارچ۔ مصر کی وزارت خزانہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت نے سابق شاہ فاروق کے جن جواہرات کو ضبط کر لیا تھا ان میں سے پانچ لاکھ پونڈ کی مالیت کے جواہرات چوری ہو گئے ہیں۔ پولیس نے اس سلسلہ میں تین اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے قبضہ سے کچھ گم شدہ جواہرات برآمد ہو گئے ہیں۔ مصر کی تمام بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر مسافروں کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اور بین الاقوامی پولیس کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

فروری ۱۹۵۳ء میں سابق شاہ فاروق کو معزول کر کے ان کے تمام جواہرات اور جائیداد کو ضبط کر کے "قومی ملکیت" قرار دے دیا گیا تھا۔ فاروق کی جائیداد قریباً ایک کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ (سٹرلنگ) کی مالیت کی تھی۔ گذشتہ سال سابق شاہ فاروق کے بعض جواہرات قریباً ساڑھے چھ لاکھ پونڈ میں فروخت کر دئیے گئے تھے۔

جاسوسی کے الزام میں چھ افراد پر مقدمہ

قاہرہ ۷ رمارچ۔ کمیونسٹوں کے لئے جاسوسی اور طاقت کے ذریعہ مصر کی حکومت کا تختہ الٹ دینے کے الزام میں جن چھ افراد پر مصر کی ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کی سماعت کل ختم ہو گئی ہے۔ مقدمہ کا فیصلہ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر کی توثیق کے بعد سنایا جائیگا۔ ماخوذ افراد میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ مقدمے کی سماعت بند کمرے میں ہوتی تھی۔

کراچی ۷ رمارچ۔ مصر کے ایک وزیر مسٹر انوار السادات کل انڈونیشیا جاتے ہوئے کراچی سے گذرے۔ کراچی میں اپنے مختصر قیام کے دوران انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ مسٹر انوار السادات اسلامی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں وہ حج کے موقعہ پر اسلامی ممالک کی ایک کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کے لئے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کانفرنس کی تجویز گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر نے پیش کی تھی۔ مسٹر انوار السادات اس سلسلہ میں کویت اور سعودی عرب کا دورہ کر چکے ہیں۔

والی بال ٹورنامنٹ کا پہلا دن

ربوہ ۷ رمارچ۔ کل ۴ بجے ٹیم والی بال ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم میاں طاہر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے دعا کے ساتھ فرمایا۔ اس ٹورنامنٹ میں ۱۵ ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں جیتنے والے ٹیمیں (۱) نور الحق تنویر صاحب محمد ارشد صاحب (۲) ناصر احمد صاحب اور اقبال احمد صاحب تھے۔ دونوں میچ دلچسپ رہے۔ (سیکرٹری)

احباب وی۔پی وصول کر لیں !!!

الفضل کے ایسے خریدار احباب جن کا چندہ ختم ہو جاتا ہے ان کی فہرست قبل از وقت اخبار میں شائع کر دی جاتی ہے تاکہ وہ منی آرڈر کے ذریعہ اپنی رقم بھجوا دیں۔ لیکن جو خریدار منی آرڈر نہیں کرتے ان کی خدمت میں اخبار وی۔پی کیا جاتا ہے۔ ایسے خریداران کا اخلاقی فرض ہے کہ وی۔پی وصول فرمالیں۔ یا بصورت دیگر دفتر کو پہلے ہی اطلاع دیدیا کریں۔ وی۔پی واپس آنیکی صورت میں دفتر کو نقصان پہنچتا ہے (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)